تجھے جب شہ بحر و بر دیکھتے ہیں
یہ شمسی نظر سے بشر دیکھتے ہیں

بصیرت سے جب دیکھتے ہیں تجھے
یہ قالب میں قدسی سیر دیکھتے ہیں

تجھے دیکھ کر اے شہا سیف دین
امام زماں مستقر دیکھتے ہیں

اے شمس ہدایت ترے نور سے
منور یہ شمس و قمر دیکھتے ہیں

سمندر سے تیری عنایات کے
اے نائب حیدر گہر دیکھتے ہیں

ہے فاطمی ابداعی جو مصر اس میں
تجھے عرش پر جلوہ گر دیکھتے ہیں

زمین و سما، شرق و غرب میں ہے تو
تو ہی ہے تو ہی ہے جدھر دیکھتے ہیں

محمد علی فاطمہ حسنین
انھیں خلد کا ہم شجر دیکھتے ہیں

اسی خلد کے شجرت کا تجھے ہم
حقیقت میں خلدی ثمر دیکھتے ہیں

مدینہ ہے علم کا طیب امام
تجھے اس مدینہ کا در دیکھتے ہیں

یہ دعوت طیب کے جھولان میں
تجھے مثل شیر ببر دیکھتے ہیں

امامی تجلی میں جب دیکھتے ہیں
تو حیرت میں اپنی فکر دیکھتے ہیں

محبت و اشفاق کی شان میں
تجھے ہم حقیقی پدر دیکھتے ہیں

ترے سر پہ تاج نیابت ہے جس میں        مرصع قدس کے درر دیکھتے ہیں

ملائک جھگڑتے ہیں تفضیل میں جب        تری والہانہ خطر دیکھتے ہیں

ہے کہتا کوئی علم لائے جو آدم        وہ اس شاہ میں مدخر دیکھتے ہیں

ہے کہتا کوئی تھی نبی کی عبادت        وہ اس شاہ میں شام و سحر دیکھتے ہیں

ہے کہتا کوئی تھی علی کی شجاعت        یہ شہ میں وہ ہی کر و فر دیکھتے ہیں

ہے کہتا کوئی شان و شوکت میں انکو        دعاتوں میں طالع زبر دیکھتے ہیں

کہا سب ملائک نے شہ کی ثنا ہم        بعرش بریں مستطر دیکھتے ہیں

شب ستر میں اس سمائے ہدی پر        قمر سا محمد پسر دیکھتے ہیں

تجھے عبد خاکی یمانی ہمیشہ        خدا کی عبادت کا گھر دیکھتے ہیں